Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور (پاکستان)

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½

یوم سہ شنبہ

۱۲۔ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ — فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۸/۴ | ۳۱۔ صلح ۱۳۲۹ ہش | ۳۱ جنوری ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ جنوری: مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے گلے میں تکلیف ہے۔ حضور کا گلا متورم ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۳۰ جنوری: مکرم نواب عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ رات نیند نہیں آئی۔ اس وقت تک دن میں طبیعت بہتر رہی ہے۔

پنجاب نیشنل بنک پرمٹ حاصل کئے بغیر تارکین کے املاک منتقل کرتا رہا ہے

تنبیہ کے باوجود بے ضابطگیوں کا مسلسل ارتکاب

لاہور ۳۰ جنوری: ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ پنجاب نیشنل بنک بہت سی بے ضابطگیوں کا مرتکب ہوتا رہا ہے جس کی وجہ سے حکومت کو مجبوراً بعض مراعات واپس لینی پڑی ہیں۔ اس بنک کے قبضے میں تارکین کے تجارتی مال کے بھاری سٹاک تھے جن میں سے اس نے بعض کسٹوڈین کی اجازت لے کر اور بعض بلا اجازت ہی فروخت کر ڈالے اور پھر جن صورتوں میں اجازت حاصل کی گئی۔ تو ان قواعد کی پابندی ضروری نہ سمجھی کہ جن قواعد کے ماتحت اجازت دی گئی تھی۔ مثلاً اس کو حکم دیا گیا تھا۔ کہ وہ اس قسم کے تمام سودوں کے متعلق مکمل حساب پیش کرے کے متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کسٹوڈین کو اپنے وعاوی سے مطلع کرے اور اپنے وعاوی سے فاضلہ زر آمدنی کو کسٹوڈین کے پاس جمع کرائے لیکن بنک مذکور ہمیشہ ہی ان قواعد کی پابندیوں کے بارے میں ٹال مٹول سے کام لیتا رہا۔ علاوہ ازیں اکثر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ اس بنک نے بلا پرمٹ حاصل کئے بغیر تارکین کی منقولہ جائدادوں کو جو پیچھے ہندوستان میں منتقل کرتے رہے ہیں۔ کسٹوڈین کی طرف سے آئندہ محتاط رہنے کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے ہمیشہ ہی درگزر سے کام لیا۔ بنک مذکور نے ان تمام وعدوں کا قطعاً کوئی پاس نہ کیا۔ اور ایسا طریق اختیار کئے رکھا جو سخت قابل اعتراض تھا جس کی بناء پر خاص مراعات کا واپس لینا ناگزیر ہو گیا۔

ہندوستانی مسلمانوں سے انتہائی بدسلوکی کیخلاف حکومت پاکستان کا شدید احتجاج

کراچی ۳۰ جنوری: حکومت پاکستان نے حکومت ہند سے احتجاج کیا ہے۔ کہ جو ہندوستانی مسلمان اپنا گھر بار چھوڑنا نہیں چاہتے۔ ان کے ساتھ انتہائی برا سلوک کیا جاتا ہے۔ احتجاج میں اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا گیا۔ کہ ہندوستانی پرمٹ آفس کے افسران ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ نہایت ناروا سلوک برتتے ہیں۔ جو مسلمان عارضی پرمٹ پر پاکستان سے ہندوستان گئے تھے اور اب واپس آنا نہیں چاہتے۔ انہیں پولیس کی حراست میں سرحد پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ پھر بھی واپس جانے پر رضامند نہ ہوں تو انہیں گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ احتجاج میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں پرمٹ سسٹم کو متروکہ جائدادوں کے آرڈیننس کے نفاذ کی تکمیل کا ایک ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ اس احتجاج میں مثال کے طور پر ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ لاہور کی ایک فرم کے مالک کو عارضی پرمٹ پر ہندوستان جانے کی اجازت دی گئی۔ جب وہ دہلی پہنچے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ ان کے تمام رشتہ داروں کو جائداد سے بے تعلق کر دیا گیا ہے۔ نیز انہوں نے دیکھا کہ ان کے تمام گھر والوں کو گھر سے باہر نکال کر گھر میں تالا ڈال دیا گیا ہے۔

مصر و پاکستان کے درمیان گہرے تعلقات

قاہرہ ۳۰ جنوری: پاکستان میں مصر کے سابق سفیر مسٹر محمد علی علوبہ پاشا نے آج ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ پاکستان کے عوام سچے اور باعمل مسلمان ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ پاکستان نے ۲½ سال کے مختصر سے عرصہ میں ہر شعبۂ زندگی میں ترقی کی ہے۔ اس عرصہ میں مصر اور پاکستان کے درمیان گہرے تجارتی اور ثقافتی تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔

...نے محترمہ مس جناح سے ملاقات کی۔ شام کو پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان آپ سے ملے۔ اور ایک گھنٹہ تک بات چیت کرتے رہے۔

مصر کے زرعی وفد کی آمد

کراچی ۳۰ جنوری: مصر کا زرعی وفد جو چار ارکان پر مشتمل ہے۔ آج سہ پہر قاہرہ سے کراچی پہنچا۔ یہ وفد وزارت زراعت کے افسران سے ملاقات کے علاوہ اہم زرعی مراکز کا مقابلہ بھی کرے گا۔

کراچی میں ڈاکٹر سوئیکارنو کی مصروفیات

کراچی ۳۰ جنوری: آج صدر جمہوریہ انڈونیشیا ڈاکٹر عبد الرحیم سوئیکارنو کے دورۂ خیرسگالی کا دوسرا دن تھا۔ سب سے پہلے آپ قائد اعظم کے مزار پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے فاتحہ پڑھی اور اپنے ملک کی طرف سے مزار پر پھول چڑھائے۔ بعد میں آپ پاکستان کی بحری تربیت گاہیں اور مراکز دیکھنے گئے۔ آپ نے پاکستانی بحری بیڑے کے تباہ کن جہاز "ٹیپو سلطان" کو بھی دیکھا اور دوپہر کا کھانا بحری بیڑے کے افسران کے ساتھ تناول فرمایا۔ تیسرے پہر آپ...

دہلی جانے والے زائرین کی اطلاع کیلئے

مزار حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی دہلی کی زیارت کے سلسلہ میں جن مسلمان زائرین کو اجازت مل گئی ہے۔ انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ لاہور سے دہلی روانہ ہونے کے لئے ان کے رسل و رسائل کا مکمل انتظام ہو چکا ہے۔ یکم فروری ۱۹۵۰ء بروز بدھ بوقت ۵½ بجے علی الصبح لاہور سے بسیں انہیں لے کر روانہ ہو جائیں گی۔ لاہور کے مشتاقان زیارت کو چاہیئے کہ لاہور میٹروپولیٹن سٹورز یعنی دکان حاجی شیخ محمد الیاس ۶۵ مال روڈ لاہور پر پہنچ جائیں۔

پنجاب میں استادہ فصلوں کی حالت

لاہور ۳۰ جنوری: مختلف ضلعوں سے آمدہ تازہ ترین سرکاری رپورٹوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں استادہ فصلوں کی حالت اچھی ہے۔ علاوہ ازیں ان رپورٹوں میں صوبہ میں ۱۹۵۰ء کی دوبارہ فصل ربیع کے اچھے ہونے کے امکان کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس فصل میں گیہوں کی فصل شامل ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۲۰ جنوری ۱۹۵۰ء تک کپاس کے موجودہ موسم میں کل چھبیس لاکھ پینسٹھ ہزار من کپاس اوٹی گئی ہے۔ (سرکاری اطلاع)

پاکستانی افواج میں تربیت یافتہ نرسوں کی شدید قلت

"آگزیلیری نرسنگ سروس پاکستان" کا اجراء

لاہور ۳۰ جنوری: فوجی محکمہ صحت کے ڈائریکٹر میجر جنرل ایس۔ ایم۔ اے فاروقی نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ پاکستانی افواج میں نرسوں کی شدید قلت ہے۔ آپ نے کہا کہ فوجی اور سول ہسپتالوں میں یہ قلت اس حد تک پہنچی ہوئی ہے کہ ہر ۳۰ ہزار افراد کے بالمقابل صرف ایک تربیت یافتہ نرس بمشکل میسر آتی ہے۔ نرسوں کی کمی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف لنڈن شہر میں ہی کام کرنے والی نرسوں کی تعداد پاکستانی اور ہندوستانی نرسوں کی مجموعی تعداد سے زیادہ ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے میجر جنرل فاروقی نے فرمایا کہ سٹاک ہالم کے ایک ہسپتال میں میں نے خود دیکھا ہے کہ وہاں بارہ سو مریضوں کی دیکھ بھال اور نگہداشت کے لئے چھ سو نرسیں دن رات کام کر رہی تھیں حالانکہ علم ڈاکٹری اصول کے مطابق ہر پانچ مریضوں کیلئے ایک نرس کافی ہوتی ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ افواج میں نرسوں کی اس شدید قلت کو دور کرنے کیلئے "پاکستان آگزیلیری نرسنگ سروس" کا اجراء کیا گیا ہے۔ جس میں موزوں اہل عورتوں کو نرسنگ کی تربیت دیکر انہیں اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ معقول ملازمت حاصل کرنے کے علاوہ قوم و ملک کی بہترین خدمت سرانجام دے سکیں۔ اس کے بعد آپ نے "پاکستان آگزیلیری نرسنگ سروس" کے تربیتی حصول اور گریڈوں وغیرہ پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ لوگ اس سروس کی طرف توجہ دے کر نرسوں کی کمی کو جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

ایئر سلیکشن آفیسر لاہور کا دورہ

لاہور ۳۰ جنوری: فلائٹ لیفٹیننٹ محمد باقر ایئر سلیکشن افسر لاہور شاہی پاکستان فضائیہ میں افسر اور ہوا باز بھرتی ہونے والے امیدواروں سے حسب ذیل پروگرام کے مطابق ملاقات کریں گے۔ لہٰذا بھرتی کے خواہشمند امیدواروں کو چاہیئے کہ افسر مذکور سے متذکرہ مقامات پر رابطہ پیدا کریں:۔

نام جگہ	تاریخ	وقت
(۱) دفتر روزگار لائل پور	۷ فروری	۹ بجے صبح
(۲) دفتر روزگار سرگودھا	۸ فروری	۱۰ بجے صبح
(۳) دفتر ٹاؤن کمیٹی پھلوال	۹ فروری	۱۰ بجے صبح
(۴) دفتر ٹاؤن کمیٹی منڈی بہاؤ الدین	۱۱ فروری	۱۲ بجے صبح
(۵) پی ڈبلیو ڈی ریسٹ ہاؤس گجرات	۱۲ فروری	۱۱ بجے صبح

(سرکاری اطلاع)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ... میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

"نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "کہ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے۔ کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کردی ہے۔ اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کرتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک پر نظر کر کے دیکھیں۔ تو ان کو معلوم ہو۔ کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو۔ یہ خسارہ کا سودا نہیں۔ بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اس للہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقت ہر قسم کے ہموم وغموم سے نجات رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب آتا ہے۔ کہ جب کہ ایک بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم وغموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ جب اسکو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جائے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس مجرب ثابت نہیں؟ کیا صحابہ کرام اس وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے۔ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جائے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے۔ ناواقف محض ہیں۔ ورنہ ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے انکو ملجائے۔ تو بے انتہا تمنا ؤں کیساتھ وہ اس میدان میں آئیں"

حضور کا ارشاد دوستوں کے سامنے پیش ہے۔ ہر دردمند دل کو اسلام کی خدمت کیلئے اپنی زندگی اپنی اولین فرصت میں وقف کر کے اس سعادت کو حاصل کرنا چاہیئے (نائب وکیل الدیوان تحریک جدید)

تبلیغی لٹریچر

احباب کو علم ہے کہ صیغہ نشر و اشاعت ہر سال مختلف زبانوں میں لٹریچر چھپوا کر تقسیم کرتا ہے۔ یہ صیغہ مشروط بآمد ہے۔ یعنی احباب جماعت سے چندہ حاصل کر کے لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ اس وقت زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی ضرورت و اہمیت صاف ظاہر ہے۔ بہت سا قیمتی اور مفید لٹریچر تیار ہے۔ جو دوستوں کے مالی تعاون سے ہی شائع ہو سکتا ہے۔ پس احباب جماعت سے درخواست ہے کہ فراخدلی سے اس صیغہ کی مالی امداد فرمائیں تا لٹریچر شائع ہو سکے (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

موصی صاحبان کیلئے

ذیل کے موصی صاحبان کی وصایا منظور ہو کر ان کے سرٹیفکیٹ وصیت تیار ہو چکے ہیں لہذا مندرجہ ذیل جملہ موصی صاحبان اپنے ڈاک کے پتہ جات تحریر فرمادیں تا ان سے مناسب خط و کتابت کر کے سرٹیفکیٹ وصیت ان کو بھیج دیئے جاویں

۱۔ محمود احمد صاحب ولد بابو محمد صادق صاحب قادیان ۱۰۱۰۲

۲۔ مسعودہ بیگم صاحبہ بنت محمد صادق " ۱۰۱۰۳

۳۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب ولد فتح دین صاحب اٹھوال احمدیہ ۱۰۱۲۷

۴۔ شیخ جلال دین صاحب ولد شیخ بنی بخش صاحب دھرم کوٹ بگہ ۱۰۱۳۰

۵۔ رمضان بی بی صاحبہ زوجہ عمر دین صاحب دارالسعۃ قادیان ۱۰۱۷۲

(سکرٹری دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ)

دعائے مغفرت:۔ میری دادی مکرمہ محترمہ رمضان بیگم صاحبہ والدہ ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب ۲۵ جنوری کی رات کو سیالکوٹ میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئیں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون آپ موصیہ تھیں۔ فوری طور پر ربوہ لانے کا کوئی انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے ان کی نعش امانتاً دفن کی گئی مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ نیک سیرت اور عابدہ تھیں۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار (چوہدری) بشیر احمد بھٹی ابن ڈاکٹر شاہنواز آف افریقہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت

کہ

جب آپ ربوہ تشریف لائیں

اگر کسی میں ایمان ہو تو وُہ جب ربوہ میں آئے تو اگر اس کے پاس واپسی کے کرایہ کے لئے پانچ روپے کی رقم بھی بچتی ہو۔ تو وُہ جتنے دنوں کے لئے یہاں رہے۔ اتنے دن وہ پانچ روپے امانت میں جمع کروائے۔ اور پھر جاتے ہوئے لے لے۔

آپ اپنا روپیہ امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں جمع کروائیں۔ آپ کا روپیہ جس وقت آپ فرمائیں گے۔ اسی وقت واپس ادا ہوگا۔ اگر آپ باہر ہوں۔ اور اپنا روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ طلب فرمائیں گے۔ تو صدر انجمن احمدیہ اپنے خرچ پر آپ کا مطلوبہ روپیہ فوراً آپ کو بھجوادے گی۔

نظارت بیت المال ربوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۳۱ جنوری ۱۹۵۰ء

اسلام کے ستون؟

روزنامہ "زمیندار" کا صحافی مقام ہر مسلمان کو معلوم ہے۔ اور انہیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ کس طرح یہ جریدہ مسلمانوں کے جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھاتا چلا آیا ہے۔ اور کس طرح یہ زمانے کے ساتھ اپنی ذاتی اغراض کے لئے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہا ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ اس کا طرہ عنوان مولوی ظفر علی خاں کا یہ مشہور شعر ہؤا کرتا تھا۔ ؎

تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو
سمجھیں جناب قیصر ہند اپنا جاں نثار

جو لوگ مولوی ظفر علی خاں آف زمیندار کی ہسٹری سے واقف ہیں۔ اور یقیناً تمام مسلمان اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس شخص نے اپنی اغراض کے پیش نظر کس کس اہم وقت پر مسلمان قوم کو دھوکا دیا ہے۔ اور کس کس وقت پر اس نے ان کے لئے ملت بیضا کو فروخت کیا ہے۔ اور کیا کیا زخم اس شخص نے اسلام کے جگر پر لگائے ہیں۔ اور اس کو کس کس طرح بدنام کیا ہے۔ کوئی مسلمان اس شخص کی زندگی کو بھول نہیں سکتا۔ پھر یہ کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ یہی شخص احمدیت کا بھی شروع سے دشمن چلا آیا ہے۔ اور اس نے نہ صرف بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام پر جس کی نیکی اور دینداری کے اس کے والد منشی سراج الدین صاحب بے حد معترف تھے نہ صرف بدزبانی ہی کی ہے۔ بلکہ ایسے سوقیانہ انداز سے کی ہے۔ کہ ہر شریف انسان اس کے اشعار اور ٹکڑوں کو پڑھ کر لعنت بھیجے گا۔ ایسے شخص کا احمدیت کے مخالف اور پھر ایسے سوقیانہ انداز سے لکھنا خود اس امر کی واضح دلیل ہے۔ کہ احمدیت ضرور کوئی اچھی چیز ہے۔

مولوی ظفر علی خاں پھسلتا پھسلاتا تو خیر گور کے کنارے پہنچ چکا ہے۔ اور جلد ہی اپنے گناہوں کی جو وہ اسلام سے کھیل کر کرتا رہا ہے۔ سزا پائے گا۔ لیکن اس کا لخت جگر بھی اب

پدر نہ تواند پسر تمام خواہد کرد

کے مصداق احمدیت کے خلاف عوام میں اشتعال انگیزی کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔ یہ شخص بھی اسلام کے نام سے اسی طرح کھیلنا چاہتا ہے جس طرح اس کا پدر بزرگوار زندگی بھر کرتا رہا ہے۔ یہ شخص اور اس کے ہم قلم جن کی زندگی کا ہر ورق لوگوں کے سامنے ہے۔ اسلام کے بڑے ستون بنتے ہیں۔ سوال ہے کہ کیا اسلام ایسا ہی گیا گزرا دین رہ گیا ہے۔ کہ وہ اب ان لوگوں کے سہارے پر آ پڑا ہے۔ حالانکہ اسلام ان سے پکار پکار کر پوچھ رہا ہے۔ ع

آپ کب سے ہوگئے ہیں چاہنے والے مرے

حقیقت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو اسلام سے تو کوئی غرض نہیں ہے۔ غرض صرف پاکستان کی ایک وفادار جماعت کے خلاف منافرت پھیلانا ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ کے افراد جو حکومت کے دفتروں میں کام کرتے ہیں۔ نہایت ایمانداری اور وفاداری سے اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے حکومت ان پر اعتماد کرتی ہے۔ یہ حسد ان کو کھائے جا رہا ہے۔

مولوی ظفر علی خاں اگرچہ آخر میں مسلم لیگ کے ساتھ ہو گئے تھے۔ لیکن قائداعظم ان کی متلون زندگی کو اچھی طرح سے جانتے تھے۔ اور ان کی نظر ان کی فطرت کی تہ تک پہنچتی تھی۔ ایسے شخص پر جس پر قوم کے ادنیٰ ترین فرد کو بھی اعتماد نہ تھا۔ قائداعظم جیسا فہیم و دانا انسان کس طرح اعتماد کر سکتا تھا۔ ان کو تو صرف ...... کے طور پر برداشت کیا گیا ہؤا تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ جماعت احمدیہ نے بھی ہمیشہ انتخابات میں مسلم لیگ کے پاس سے ان کو کامیاب کرانے کی کوشش کی۔ اگرچہ یہ جماعت احمدیہ کا اس پر احسان نہیں تھا۔ لیکن ذرا اس سے اس شخص کی طبیعت کا اندازہ لگائیے۔ کہ مذہبی اختلاف کو یہ شخص کس سوقیانہ انداز سے اپنی اس محسن جماعت کے خلاف استعمال کرتا رہا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ ہماری مخالفت نہ کرتا۔ ضرور کرتا اور ضرور کرے۔ لیکن منہ سے جو بات نکالتا۔ وہ شریف انسانوں کی سی تو ہوتی۔ لیکن اس کے باوجود جماعت احمدیہ ترقی کرتی رہی۔

چودھری ظفر اللہ خاں کو اگر قائداعظم نے وزیر خارجہ بنایا۔ تو ان کے انتخاب کی داد تمام اسلامی ممالک دے رہے ہیں۔ کسی اختر علی یا عطاء اللہ شاہ بخاری کی مخالفت تو کوئی معنی ہی نہیں رکھتی۔ ہاں ان کی اشتعال انگیزیاں ایک وفادار جماعت کے خلاف عوام میں ضرور منافرت پھیلاتی ہیں۔ اور پاکستان میں انتشار پیدا کرنے کا باعث ہو سکتی ہیں۔ حیرت تو یہ ہے۔ کہ یہ لوگ جن کو اپنی اغراض کے مقابل نہ پاکستان کی پروا ہے۔ اور نہ اسلام کی اسلام کے نام سے اشتعال انگیزی کرتے ہیں۔ اور نہ صرف جماعت احمدیہ پر غلط اعتقادات کا اتہام لگاتے ہیں۔ بلکہ حکومت کے ایک ایسے معتمد اعلیٰ رکن کے خلاف افترائیں گھڑ گھڑ کر پھیلاتے ہیں۔ جس کی وفاداری اور قابلیت دنیا سے خراج تحسین لے چکی ہے۔

ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ ایسے معتمد رکن حکومت کے خلاف افترائیں پھیلانا اور اس طرح اشتعال انگیزی کرنا اگر جائز ہے۔ تو کیوں حکومت اس کو ہٹا کر اختر علی صاحب یا عطاء اللہ شاہ بخاری یا کسی اور احراری کو ان کی جگہ مقرر نہیں کر دیتی۔ تاکہ روز روز کا یہ ٹنٹا ختم ہو جائے۔ اور پاکستان وہ ترقیاں کرے۔ جو ان لوگوں کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہیں۔

مولوی ظفر علی خاں کا روزنامہ زمیندار اپنی اشاعت ۳۰ جنوری میں ایک ادارتی نوٹ شائع کرتا ہے۔ جس میں لکھتا ہے۔ کہ

"قادیان کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے تشبیہہ دینا بے ادبی ہی نہیں بلکہ اشتعال انگیزی بھی ہے۔"

ہم پوچھتے ہیں کیا کسی چیز سے تشبیہہ دینا اسکی بے ادبی ہوتی ہے۔ یا یہ اس کے انتہائی ادب پر دلالت کرتا ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ فلاں آدمی شیر ہے۔ تو کیا اس سے شیر کی بے عزتی کرنا مقصود ہوتا ہے؟ یا اسکی بہادری کا اعتراف؟ بات یہ ہے کہ "زمیندار" کو اسلام سے تو قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اس کا مدعا تو صرف اشتعال انگیزی اور منافرت پھیلانا ہے۔ اس کے کرتے دھرتوں کا حال قوم کو معلوم ہے۔ اگر معلوم نہ ہو۔ تو ۳۰ جنوری ۱۹۵۰ء کے "نوائے وقت" کے صفحہ ۲ اور ۳ کو پڑھیں۔ ہم ان باتوں کو الفضل میں نقل کرنا بھی الفضل کے معیار اخلاق سے پست سمجھتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ اسلام کی حمایت کا دم بھریں تو اسلام کا خدا حافظ۔

اس سے ثابت ہے کہ زمیندار کا مطلب ایسی باتوں سے صرف جماعت احمدیہ کے خلاف ملک میں منافرت پھیلانا اور اشتعال انگیزی کرنا ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ اسلام کا یہ کتنا حامی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا حکومت نے مذہبی منافرت پھیلانے اور اشتعال انگیزی کی کھلی اجازت دی ہوئی ہے۔ اگرچہ ہمارا اخلاق اجازت نہیں دیتا۔ کہ ہم ایسی کھلی اجازت کا بھی استعمال کریں۔ مگر حکومت کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ایسی اجازت ملک کے لئے کتنی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

ظالموں کے پشت و پناہ

ہم الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں ایک گمنام معاصر کی نکات افروزیوں پر کچھ تبصرہ کرتے رہے ہیں۔ اب ہم اس معاصر کے نام کی طرف ایک اشارہ کر دیتے ہیں۔ یہ معاصر وہ ہے۔ جس کے خلاف حکومت نے یہ اشتعال انگیزی کی ہے۔ کہ صوبہ کے نام سے اسکا نصف اول اڑا دیا ہے۔ اس معاصر نے ایک قانونی نظریہ ایجاد کیا۔ کہ اگر حلبہ کرنے والے خود حفاظتی کا حق نہ استعمال کریں۔ اور یہ کہیں کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ تو خواہ حملہ آور اینٹیں مار مار کر ان کو زخمی کر دیں۔ اور وہ بالکل خاموش رہیں۔ تو اس کا مطلب یہ لینا چاہیئے۔ کہ اول الذکر نے سخت جنگی تیاریاں کی ہوئی تھیں۔ اتنی تیاریاں کہ نہ صرف حملہ آور ہی مٹ جاتے بلکہ پاکستان خدانخواستہ مٹ جاتا۔

یہ نظریہ ایجاد کر کے فکر ہوئی کہ اسکو آزمایا جائے۔ اتفاقاً سیالکوٹ میں احمدیہ جماعت کا جلسہ ہؤا۔ معاصر کو اسکی بھنک پڑ گئی۔ تو جھٹ اس پر چسپاں کر دیا۔ لیکن چونکہ ایک تو عام دماغ اس نظریہ کے قابل نہیں۔ اور دوسرے جلسہ نے یہ اشتعال انگیزی کر دی۔ کہ اپنا اجلاس اول جو ہؤا تھا۔ اس کو تو کھسکا دیا۔ اور اجلاس دوم جو ہؤا نہیں تھا۔ اس کو آگے کر دیا۔ نتیجہ معاصر کے حسب منشاء نہ نکلا۔ اس لئے آپ حکومت سے فریادی ہیں کہ

"پنجاب کی حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ مرزائیوں کی طاقت فتنہ آرائی اور صلاحیت فساد انگیزی پر .... کڑی نگاہ رکھے۔ اور خفیہ پولیس کو اس امر کی تحقیقات پر لگائے۔"

جہاں تک جلسہ کا تعلق ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ حکومت ضرور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے دکھلائیگی۔ لیکن جہاں تک معاصر کا تعلق ہے۔ ہمارے خیال میں یہ معاملہ خفیہ پولیس کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ یہاں دوسری قسم کے ماہرین کی ضرورت ہے۔ ظاہر ہے کہ جو گالیاں اس نے جماعت احمدیہ اور "الفضل" کو دی ہیں۔ ایسی صورت میں تو ضرور ہم اسکو معذور ہی سمجھیں گے۔

باقی رہی یہ بات کہ ہم نے لکھا تھا۔ کہ "سیالکوٹ میں اگر احمدی چاہتے۔ اور ان کی امن پسند طبیعت ان کو اجازت دیتی۔ تو قانون کی حد اجازت تک فتنہ طرازوں کی غلط فہمی دور کی جا سکتی تھی۔ اور ہمیشہ کے لئے اس فتنہ کے دروازوں کو بند کیا جا سکتا تھا۔"

تو اس کا مطلب صاف ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ اینٹیں چلانے والوں کا حوصلہ کتنا ہوتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ چور کے پاؤں نہیں ہوتے۔ اور ایسے لوگ پرلے درجہ کے بزدل ہوتے ہیں۔ اس موقع پر بھی شریف مسلمانوں نے دیکھا تھا۔ کہ پولیس کے ہلکے سے لاٹھی چارج سے فسادیوں کی ٹولی میں کس طرح بھاگڑ پڑ گئی تھی۔ تمام مسلمانوں کی ہمدردیاں تو مظلوم احمدیوں کے ساتھ تھیں۔ اور وہ احمدیوں کے صبر و استقلال کو دیکھ کر عش عش کرتے تھے۔ چنانچہ ایک شخص نے تو یہ دیکھ کر ہی احمدیت قبول کر لی تھی۔

وفات

میری پیاری والدہ صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ۔ موصیہ اور صاحب کشف والہام تھیں۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ اور ہم سب کو صبر عطا فرماوے۔ آمین

خاکسار ڈاکٹر شاہ نواز خاں ملٹری ہسپتال
حیدرآباد (سندھ)

اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا

جہاں کہیں بھی تم ہوگے خدا تمہیں پھر ایک جگہ جمع کر دے گا

(از محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ مہر آپا حرم رابع حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ)

اوپر کی عربی عبارت قرآن مجید کی ایک آیت مقدسہ کا حصہ ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ جہاں کہیں بھی تم ہوگے خدا تم سب کو پھر اکٹھا کر دے گا۔ یہ سورۃ البقرہ کی ایک آیت ہے جو ہجرت کے بعد ایسے وقت میں نازل ہوئی۔ جبکہ صحابہ کرامؓ مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر ادھر ادھر بکھر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان بظاہر مایوس کن حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی کہ خدا تعالیٰ ان سب کو جو اس وقت منتشر ہو چکے ہیں واپس لائیگا اور ایک جگہ اکٹھا کر دے گا۔

مذکورہ بالا آیت ہماری ہجرت از قادیان سے چند دن قبل جبکہ تقسیم پنجاب کے تعلق میں ظلم و ستم کا دور دورہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو الہام ہوئی۔ اس وقت جبکہ سکھوں کے جتھے قادیان کو چاروں طرف سے گھیرنا چاہتے تھے۔ اس مژدۂ جانفزا کا سنایا جانا جہاں ایک طرف بہت تسکین کا موجب تھا۔ وہاں ضمناً اس میں یہ اندوہناک غیبی اطلاع بھی تھی کہ ہمیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہجرت کا سامنا کرنا ہوگا۔ اور ہمیں بھی صحابہ کرامؓ کی طرح وقتی طور پر بکھیر دیا جائے گا۔ کیونکہ پراگندگی کے بعد ہی یہ الہام اپنے صحیح معنوں میں پورا ہو سکتا ہے کہ "جہاں کہیں بھی تم ہوگے خدا تعالیٰ تمہیں پھر اکٹھا کر دے گا" اس خوف و خطر کے نہایت نازک وقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام ملنا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ اور اس میں دو پیشگوئیاں مضمر ہیں (۱) ایک یہ کہ ہمیں قادیان کو چھوڑنا پڑیگا۔ اور ہم وقتی طور پر ادھر ادھر بکھر جائیں گے اور (۲) دوسرے یہ پیشگوئی کہ پراگندہ ہونے کے بعد پھر ہمارے شیرازہ کو بحال کر دیا جائے گا۔ سو الحمد للہ یہ دونوں پیشگوئیاں نہایت زوردار رنگ میں پوری ہوئیں۔

ہجرت قادیان کے بعد ہم پر دو سال کا ایک ایسا زمانہ آیا کہ ہم بظاہر بالکل بکھر گئے تھے۔ ایسا نظر آتا گویا اس پیشگوئی کا پہلا حصہ پورا ہوا۔ اس کے بعد آج اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ پراگندہ ہونے کے بعد ہم پھر ربوہ کی سرزمین میں پیشگوئی کے دوسرے حصہ کے مطابق یکے بعد دیگرے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اگرچہ الہام اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً اپنے اندر ایک عظیم الشان مژدہ کا پیغامبر ہے۔ اور وہ یہ کہ جس طرح صحابہ کرامؓ مکہ سے نکالے گئے تھے۔ اور پھر عظیم الشان فتوحات کے ساتھ مکہ میں واپس لائے گئے۔ اسی طرح ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ مقدر وقت پر قادیان واپس جائینگے لیکن جس حد تک ہماری پراگندگی اور پھر اس پراگندگی کے بعد ہمارے اکٹھے ہونے کا تعلق ہے۔ یہ پیشگوئی ربوہ کی آبادی کے ساتھ بھی پوری ہو چکی ہے۔ اور یہ اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا آخری حصہ جو قادیان سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ بھی خدا کے فضل سے ضرور پورا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ ہمیشہ سے یہی سلوک رہا ہے کہ جب دشمن ان پر حملہ کرتے ہیں تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ یہ میرے بندے ہیں انہیں ہر حال میں تباہی سے بچانا ہوگا۔ اور پھر یہ خدائی فرشتے ایسے وقت میں حفاظت کرتے ہیں کہ جب دنیا یہ کہہ رہی ہوتی ہے۔ کہ بس اب یہ برباد ہوئے اور اب یہ مٹ گئے۔ غیر تو غیر اپنوں میں سے بھی بعض کمزور لوگ بظاہر تباہیوں کے سامان دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ کہ یہ کیا ماجرا ہونے والا ہے؟ اور متٰی نصر اللہ وہ نصرت کے وعدے کہاں گئے؟ ایسی حالت میں یکایک اللہ کی نصرت آتی ہے۔ اور گرتے ہوئے بندوں کو سنبھال لیتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

"وہ عجیب قادر ہے اور اس کی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایک طرف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کتوں کی طرح مسلط کر دیتا ہے۔ اور ایک طرف فرشتوں کو حکم کرتا ہے۔ کہ ان کی خدمت کریں۔ ایسا ہی جب دنیا پر اس کا غضب مستولی ہوتا ہے۔ اور اس کا قہر ظالموں پر جوش مارتا ہے۔ تو اس کی فوج اسکے خاص لوگوں کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اہل حق کا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا اور کوئی انکو شناخت نہ کر سکتا۔ اس کی قدرتیں بے انتہا ہیں مگر بقدر یقین لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔ وہ جنکو یقین اور محبت اور اس کی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور وہ نفسانی عادتوں سے باہر کئے گئے ہیں انہی کے لئے خارق عادت قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کر لیتا ہے۔ بلکہ خارق قدرتوں کے دکھانے کا انہیں کے لئے ارادہ کرتا ہے جو خدا کے لئے اپنی عادتوں کو پھاڑتے رہیں۔ اس زمانہ میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں۔ جو اسکو جانتے ہیں۔ اور اس کی عجائب قدرتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بہت ہیں جن کو ہرگز اپنے قادر خدا پر ایمان نہیں جس کی آواز کو ہر ایک چیز سنتی ہے جس کے آگے کوئی بات ان ہونی نہیں۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں۔ مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں۔ وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے۔ جسکو اب تک پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اسکو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا۔ میں کیا کروں؟ اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں؟ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں؟ کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سنلیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا یہ الہام کہ اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً ایسے وقت میں جبکہ آپ کو قادیان کے متعلق یہ فکر تھا کہ قادیان ہندوستان کا حصہ بننے والا ہے اور اس وقت آپ کو ان خطرناک نتائج کا بھی احساس تھا جو دشمنان اسلام کی چیرہ دستیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اور تسلی دینا کہ اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً یعنی جہاں کہیں بھی تم ہوگے خدا تمہاری جمعیت کے شیرازے کو بکھرنے نہیں دیگا۔ خواہ ہندوستان میں ہو یا پاکستان میں۔ عجیب تصرفات الٰہیہ میں سے ہے۔ کون نہیں جانتا کہ اس وقت ہندوستان میں صدر انجمن احمدیہ اپنے اجتماعی نظام کے ساتھ اسی طرح قائم ہے۔ سلسلہ کی نظارتیں وقتی طور پر دب جانے کے بعد پھر ابھر کر وجود میں آ گئیں۔ الحمد للہ! قادیان کا تعلق جو دور و نزدیک کی جماعتوں سے منقطع ہو چکا تھا۔ وہ پھر سے قائم ہو گیا ہے۔ دوسری طرف پاکستان میں بھی انتشار کے بعد جماعتی نظم ونسق معرض وجود میں آ چکا ہے۔ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ گویا اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً کا الہام ایک طرح سے قادیان اور ربوہ دونوں میں پورا ہوا ہے۔ سب سے بڑا صدمہ جماعت کو یہی پہونچا تھا کہ کچھ عرصہ کے لئے مرکز کے ساتھ مختلف جماعتوں کا تعلق قائم نہیں رہا تھا۔ مگر ایک سال کا عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ مخالف حالات میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شبانہ دعاؤں اور پیہم کوششوں سے ہماری تمام جماعتیں مرکز سے وابستہ ہو گئی ہیں۔

یہ نشان ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرنے کا موجب ہے اور ہمارے لغزش کھانے والے قدموں میں ثبات قائم کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور اس جہت سے یہ بہت ہی حیران کن ہے۔ کہ ہمارے بعض مخالفوں نے انتہائی کوشش کی۔ کہ ہمارا مرکز قائم نہ ہو۔ اور ربوہ کی بے آب وگیاہ زمین خریدنے کے لئے جب ہم نے کوشش کی۔ تو بعض مخالف عناصر بھی بیدار ہو گئے۔ اور انہوں نے ہمارے خلاف سرتوڑ کوشش کی۔ کہ ہمیں اس زمین کا قبضہ کا نہ ملے۔ تا ہم اپنا نیا مرکز قائم نہ کر سکیں۔ بعض اخبارات نے بھی اس مخالفت میں مدد کی۔ مخالفوں میں یہ احساس پیدا ہوا کہ جماعت احمدیہ ربوہ کی زمین حاصل کر کے اپنی مرکزی حیثیت مضبوط کرنا چاہتی ہے۔ لیکن آخر کیا ہوا انکی جدوجہد اور کوششوں کا نتیجہ کیا رہا؟ یہی کہ خدا کے فضل سے وہ ناکام رہے اور انکے مقابلہ میں ہمارا امام کامیاب و کامران ہوا ہاں وہی امام جسے ان مبارک الفاظ میں مخاطب کیا گیا تھا کہ اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً۔ یہ الفاظ اس خدا کی طرف سے تھے جسکا وعدہ اٹل ہوتا ہے۔ اس لئے دنیا کی مخالفتیں اسکے پورا ہونے میں کوئی رخنہ نہ پیدا کر سکیں اور خدا کی بات ہر قسم کے مخالف سامانوں کے باوجود پوری ہوئی۔ اس قسم کے نشانات ہیں جن سے خدائے علیم کے علم اور خدائے قدیر کی قدرت کا پتہ چلتا ہے۔

گذشتہ سال جب اس زمین میں قدم رکھا گیا تھا۔ تو ربوہ کی یہ زمین بالکل بے آب وگیاہ تھی۔ اگر کہیں پانی کا نشان تھا تو وہ ایک تلخ گھونٹ کا رنگ رکھتا تھا۔ دھوپ کی تپش سے بچنے کے لئے کوئی اوٹ نہ تھی۔ تپتا ہوا فرش تھا۔ اور دہکتی ہوئی پہاڑیاں آندھی کے جھکڑ تھے اور کسی کو یقین نہیں آتا تھا کہ یہاں آبادی ممکن ہو سکتی ہے یہاں شیریں پانی مہیا ہو سکے گا؟ اس طرح ہماری جمعیت کی ابتدا ہوئی۔ مگر جس خدا نے قادر نے ہم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً اس خدا نے اس زمین کے تلخ پانی میں شیرینی بھی پیدا کر دی اور شدید گرم جھونکوں سے بچنے کے لئے پناہ گاہیں بھی بنا دیں۔ اور آبادی کے لئے جو ضروری سامان تھا وہ سب مہیا کر دیا۔ اور آمد و رفت کے سلسلے میں بھی سہولتیں پیدا کر دیں۔ سو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا خدا عجیب قادر و توانا خدا ہے۔ محبت اور پرستش کے لئے وہی ذات مقصود ہے ہمارے مال اور ہماری جانیں اور ہمارا ہر ذرہ وجود اس کی راہ میں قربان ہو۔

یہ عجیب ماجرا جس کا مختصر سا نقشہ ابھی پیش کیا گیا ہے اور جس کی عظمت آنے والے واقعات بعد میں نمایاں کریں گے۔ اس روئے زمین میں یہ پہلا ہی ماجرا نہیں کہ اسے اتفاقیہ سمجھا جائے اس سے پہلے بھی اسی قسم کا ماجرا سرزمین عرب میں دکھلایا جا چکا ہے یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں پر مکہ کی وادی میں بے پناہ ظلم و ستم توڑے گئے۔ قوم نے ان کے ساتھ مقاطعہ کیا۔ لین دین موقوف کیا۔ کھانے پینے کی چیزوں سے محروم کیا۔ یہانتک کہ اس سرزمین میں انہیں خدا کے قدیم گہوارے میں بھی پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ صحابہ کی جمعیت بکھر گئی۔ نبیوں کے سردار کو کہیں پناہ نہ ملی۔ مگر ایک تنگ و تار کیا۔ غار میں جہاں خدائے قدیر نے دشمن کے ہاتھوں سے خارق عادت طور پر آپ کو محفوظ و مامون رکھتے ہوئے آپ کو مدینہ میں لایا۔ سارا عرب چاروں طرف سے امنڈ آیا۔ تمام طاقتیں اسے مٹانے کے لئے میدان میں نکل آئیں۔ مگر نتیجہ کیا ہوا؟ وہ چھوٹی سی بے یار و مددگار صحابہؓ کی بکھری ہوئی جمعیت ادھر ادھر سے پھر اکٹھی کی گئی اور نہ صرف اکٹھی کی گئی بلکہ تمام مخالفوں کو نگلنے کے لئے قدرتِ خداوندی سے گویا اک طوفان بن گئی۔ خداوند کریم نے اس کا ابدی ریکارڈ اس قرآنی آیت میں محفوظ کیا ہے کہ اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً وہ بکھری ہوئی جمعیت ایک عظیم الشان طاقت بن گئی۔ جس نے تمام دنیا کے تاجوں کو کئی سو سال تک مسلمانوں کے سروں کی زینت بنائے رکھا تاکہ وہ غیروں کیلئے نشان ٹھہریں اور ماننے والوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوں۔ مگر ایک وقت آیا کہ دنیا اس ماجرے کو بہت جلد بھول گئی۔ اس لئے آج خدا تعالے نے پھر وہی ماجرا یاد دلانے کیلئے وہی کلمات میں یہ الہام ہمارے امام پر نازل کیا کہ اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً اور ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ وہ خارق عادت نشانات جو ہمارے نامدار آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائے گئے۔ وہ وقتی نہیں بلکہ دنیا میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ان کا نشان ہمیشہ باقی رکھا جائے گا۔ اور وقتاً فوقتاً ایسے لوگ امت اسلامیہ میں آتے رہیں گے جو ان نشانوں کی تکرار سے دنیا کو خدا کا نام یاد دلاتے رہیں گے۔

ہم نے اپنے کانوں سے خوف خطر سے پر اور نہایت مایوس کن حالات میں ... اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا کا مژدہ سنا اور اپنی آنکھوں سے اسے پورا ہوتے دیکھا۔ بظاہر حالات ہم میں سے کوئی بھی یہ یقین نہیں کرتا تھا کہ ہماری ہجرت بھی اسی طریق سے ہوگی جس طریق سے صحابہ کرام کی ہوئی۔ ہم بھی اسی طرح پراگندہ ہو جائیں گے جس طرح وہ ہوئے۔ اور پھر ہم سے کوئی یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ اس پراگندہ ہونے کے بعد ہم پھر کیونکر اکٹھے ہوں گے اور ہماری جماعت کی مرکزی حیثیت پھر کیونکر قائم ہوگی؟ ہندوستان میں بھی اور پاکستان میں بھی۔ سو جس بات کو ہم تین سال قبل غیر ممکن سمجھتے تھے وہ آج ہو بہو وقوع پذیر ہو گئی۔ اپنے پیارے خدا کے منہ سے نکلی ہوئی کانوں سنی باتیں ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتے دیکھتے ہیں۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو فضل عظیم۔

تبلیغ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات

"تبلیغ کا بہترین طریق یہ ہے کہ انسان اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس چلا جائے اور ان سے کہے کہ اب میں نے یہاں سے مر کر ہی اٹھنا ہے۔ ورنہ یا تم مجھ کو سمجھا دو کہ میں غلط راستہ پر ہوں اور یا تم سمجھ جاؤ کہ تم غلط راستہ پر جا رہے ہو۔ اس عزم اور ارادہ سے اگر ساری جماعت کھڑی ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ابھی ایک سال بھی ختم نہیں ہوگا کہ ہماری پاکستان کی جماعت میں صرف احمدیوں کے رشتہ داروں کے ذریعہ ہی ایک لاکھ احمدی بڑھ جائیں گے۔ سوال صرف ہمت کا ہے۔ اگر لوگ ہمت کریں اور اس ارادہ کو پورا کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائیں تو بہت جلد اس کے نیک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں"

"سب سے بڑا جہاد انسان کا یہی ہوتا ہے کہ اپنے دل میں خدا تعالے کی محبت پیدا کرے اور ہمسایوں کو خدا تعالے کی طرف راجع کرے۔ پس اصلاح نفس اور اشاعت دین یہی سب سے بڑا جہاد ہے اپنے ملک کے لوگوں تک تبلیغ پہنچانا احمدیت کے اہم ترین فرائض میں سے ہے۔ پس آؤ ہم اپنے نفس کی اصلاح اور سلسلہ کی تبلیغ کی طرف متوجہ ہوں اور ہم میں سے ہر شخص اس بات کا عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا"

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ فارم وعدہ بیعت تمام جماعتوں کو بھجوا دیئے گئے ہیں جو پر کر کے جلد از جلد واپس بھجوائے جائیں۔ اگر کسی جماعت کو فارم نہ پہنچا ہو تو دفتر بیعت سے طلب فرمائیں۔

انچارج بیعت ربوہ

علاقہ جاوا میں چونتیس ۳۴ نئے احمدی

نئی مسجد اور مشن ہاؤس کی تکمیل

مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مورخہ ۱۹ جنوری کو اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

اللہ تعالے کے فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے احمدیہ مسجد بنڈونگ اور مشن ہاؤس جو گذشتہ ڈیڑھ سال سے تعمیر کئے جا رہے تھے اور جن کی تعمیر پر تیس ۳۰ ہزار روپیہ سے زائد خرچ ہوئے اب مکمل ہو گئے ہیں

مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۹ء سے بمع اہل و عیال گاروت سے بنڈونگ آ گئے ہیں گذشتہ تین ماہ کے عرصہ میں گاروت اور بنڈونگ (علاقہ جاوا) میں چونتیس ۳۴ اشخاص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ جن کے بیعت فارم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی خدمت میں ارسال کئے گئے ہیں۔ احباب ان کی استقامت اور نئی مسجد و مشن ہاؤس کی بابرکت آبادی کیلئے دعا کریں۔ نو احمدی اور نئی عمارات اسلام کی ترقی کا موجب ہوں۔ آمین۔

نائب وکیل التبشیر ربوہ

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک خاتون کارکن کی ضرورت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر کیلئے ایک ایسی خاتون کی ضرورت ہے جو دفتر لجنہ اماء اللہ کی نگرانی کر سکے۔ بی۔ اے پاس یا بی۔ اے تک تعلیم حاصل کی ہوئی ہو اور دینی واقفیت بھی اچھی رکھتی ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند بہنیں دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

امتحان "مقامات النساء"

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے زیر انتظام کتاب "مقامات النساء" کا امتحان مارچ کے آخر میں لیا جائے گا۔ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ وہ اس امتحان کی تحریک بہنوں میں کریں اور دفتر لجنہ اماء اللہ میں امتحان دینے والی بہنوں کی تعداد سے اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو وقت پر پرچہ جات بھجوائے جا سکیں۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

ضروری اعلان

دوستوں کو بذریعہ اعلان اخبار الفضل بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اب پھر بطور یاد دہانی اعلان کرایا جا رہا ہے کہ شعبہ رشتہ ناطہ نظارت امور عامہ کا کام باقاعدہ شروع ہوئے کوئی تقریباً ایک سال ہونے والا ہے۔ مگر دوست اپنے بچے بچیوں۔ بیوہ اور مطلقہ کے نام دفتر رشتہ ناطہ میں درج کرانے میں تساہل سے کام لے رہے ہیں اور بلا وجہ رشتوں کیلئے حیران اور سرگردان رہتے ہیں۔ زمیندار احباب اس طرف سے بالکل ہی غافل ہیں جس کی طرف ان کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں سیکرٹریان جماعت اور احباب ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے مطلوبہ اطلاعات جلد از جلد شعبہ ہذا کو بہم پہنچائیں گے۔

نائب ناظر امور عامہ ربوہ

ولادت

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی کو اللہ تعالے نے ۲۴ جنوری ۱۹۵۰ء کو لڑکا عطا فرمایا اس سے پہلے آپ کا ایک بچہ فوت ہو چکا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ (خورشید احمد)

کیا ہمارا قدم ترقی کی طرف ہے؟

ہمارا مقابلہ تمام دنیا سے ہے جس کے مقابلہ میں کیا بلحاظ مال یا افراد کے ہم آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہیں ہماری کامیابی کا انحصار ہماری اپنی کوششوں پر مبنی نہیں ہے بلکہ تائید الٰہی پر ہے۔ مگر تائید الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ خدا تعالے یہ نہ دیکھ لے کہ میرے بندے نے اپنی انتہائی کوشش سے کام لیا ہے۔ بعد اس کے وہ کامیابی میں جس قدر بقایا کوشش کی ضرورت ہوتی ہے خود پورا کر دیتا ہے۔ خدا نے انسان کو ایسی حالت میں پیدا کیا ہے کہ وہ ایک حالت پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر وہ ترقی نہیں کرتا تو سمجھ لے کہ وہ نیچے گرتا ہے۔ پس آپ اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے حساب جلسہ سالانہ و دیگر چندہ جات لازمی وغیرہ کی پڑتال کریں کہ آیا آپ نے اپنے وعدے کے مطابق ہر قسم کا چندہ ادا کر دیا ہے اگر تو جواب مثبت میں ہے تو آپ کو خوش ہونا چاہیئے اور اگر جواب نفی میں ہے تو پھر آپ کو پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر کوشش کر کے اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔

نظارت بیت المال ربوہ

زعماءِ احرار کے انکشافِ عظیم کے متعلق ہماری تحقیق

یہ تمام الزام سراسر بے بنیاد ہے

ہفت روزہ رفتارِ زمانہ لاہور ۷ر فروری کی اشاعت میں لکھتا ہے :-

"گذشتہ دنوں گجرات کی احرار کانفرنس میں قائدِ احرار شیخ حسام الدین صاحب نے پاکستان کے وزیرِ خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے متعلق بعض انکشاف کئے۔ اور اس ضمن میں فرمایا کہ انہوں نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے قادیان کو ایک آزاد شہر تسلیم کرانے کی خاطر مرزائیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک اقلیت ظاہر کیا۔ جس کی وجہ سے ضلع گورداسپور میں مسلم آبادی کی نسبت ۵۱ فی صدی سے گر کر ۴۹ فی صدی رہ گئی اور یہ ضلع پاکستان میں شامل ہونے کی بجائے ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔ اگر شیخ حسام الدین صاحب کے نزدیک یہ بات قرینِ مصلحت تھی کہ پاکستان ایسی مقتدر مملکت کے وزیرِ خارجہ کو بدنام کیا جائے۔ تو کم از کم انہیں اپنی بات کو اس ڈھب سے پیش کرنا چاہیئے تھا کہ سننے والوں کے لئے انکار کی گنجائش نہ رہتی۔

جو کچھ شیخ صاحب نے فرمایا۔ دنیا اس کے مقابل یہ سوچنے کا حق رکھتی ہے کہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے چودھری ظفر اللہ خاں نے ملت کی وکالت بھری عدالت میں کی۔ حال یہ تھا کہ پبلک اُمڈی پڑتی تھی۔ ہزاروں فرزندانِ توحید نے اس بحث کو سنا۔ اور لاکھوں نے اس کی کارروائی کو اخباروں میں پڑھا۔ اخبارات کے رپورٹروں کے علاوہ خود حکومت کے زود نویسوں نے اس کی روئیداد کو قلمبند کیا۔ حضرت قائدِ اعظم کو اس کا حرف حرف پہنچتا رہا اور مرکزی و صوبائی مسلم لیگ کے نمائندے روزانہ حاضر ہو کر چشم دید گواہ کی حیثیت سے پوری توجہ اور غور کے ساتھ یہ سب کارروائی سنتے رہے۔ لیکن کسی کو ظفر اللہ خاں کی دیانت کے خلاف ایک لفظ کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اس وقت ملت کا ایک ایک فرد ان کی تعریف میں رطب اللسان تھا۔ ذکر کرتا تھا اور سر دھنتا تھا۔ آج تقریباً تین برس گذرنے کے بعد صرف اور صرف شیخ حسام الدین صاحب کو اچانک بیٹھے بیٹھے خیال آتا ہے اور وہ ملت کے سامنے ایک بہت بڑی غداری کا انکشاف کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ انکشاف گوجرانوالہ کانفرنس میں نہ ہوا۔ لاہور کی عظیم الشان کانفرنس بھی اس انکشافِ عظیم سے محروم رہی۔ سیالکوٹ اور اوکاڑہ کی کانفرنسوں کے موقع پر بھی شیخ حسام الدین صاحب کو اس راز کا افشا کرنا یاد نہ رہا۔ یہ انکشافِ عظیم کئی کانفرنسوں کے بعد گجرات کی کانفرنس میں ہی اچانک کیوں کیا گیا؟

پھر عقلِ عمومی رکھنے والا ہر شخص یہ بھی سوچ سکتا ہے کہ اگر اسبات میں ذرہ بھر بھی صداقت ہوتی تو تقریباً تین سال گذرنے کے بعد شیخ حسام الدین صاحب کو "گرج کر" اس کے اعلان کی ضرورت پیش نہ آتی۔ بلکہ اول دن سے ہی اس غداری کے چرچے ہر کہ و مہ کی زبان پر ہوتے اور تمام سابق غداران ملت کی فتنہ پردازی لوگوں کے دماغوں سے کچھ عرصے کے لئے محو ہو کر رہ جاتی۔ لیکن ہوا یہ کہ حضرت قائدِ اعظم نے چودھری ظفر اللہ خاں کی معرکتہ الآرا اور خداداد قابلیت سے متاثر ہو کر انہیں یو۔ این۔ او میں پاکستان کا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ اور پھر جب وہ واپس آئے تو انہیں وزارتِ خارجہ کا قلمدان سونپ کر ان کی گراں مایہ خدمات کو علی الاعلان سراہا۔

ہم نے اس مسئلہ پر اپنی طرف سے بہت غور کیا ہے اور ہر پہلو سے سوچ بچار کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مکرم شیخ حسام الدین صاحب نے جو انکشاف کیا ہے۔ قرائن اسکے خلاف جا رہے ہیں۔ انکشاف واقعی عظیم ہے لیکن کیا کیا جائے کہ واقعات کی کسوٹی پر وہ پورا نہیں اترتا۔ پھر ۲۸ر دسمبر کے "سول" میں سرکاری ریکارڈ کے حوالے سے وہ بحث بھی ہماری نظر سے گذری ہے۔ جو مرزائیوں کے وکیل شیخ بشیر احمد صاحب نے ان کی طرف سے باؤنڈری کمیشن کے سامنے کی تھی۔ ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ اس بحث سے بھی جس کے متعلق یہ دعوےٰ کیا گیا ہے کہ وہ حکومت پنجاب کے سرکاری ریکارڈ میں محفوظ ہے شیخ حسام الدین صاحب کے انکشافِ عظیم کی تائید نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ امر بالبداہت ثابت ہوتا ہے کہ احمدیوں نے خود بھی گورداسپور کو پاکستان میں شامل کرانے کے لئے پورا زور لگایا۔ احرار کے ترجمان اخبار "آزاد" کے شوق دلانے پر ہم نے احمدیوں کے اس محضر کی بھی تلاش کی۔ جو ان کے سامنے باؤنڈری کمیشن کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔

بادقت تمام ہمیں اس محضر کی ایک طبع شدہ کاپی چند روز کے لئے عاریتہً میسر آئی۔ محضر کا کاغذ اور چھپائی وغیرہ نہایت اعلیٰ تھی۔ اور غالباً وہ تھا بھی رین پریس لاہور کا چھپا ہوا۔ ہم نے بغور اس کا مطالعہ کیا۔ اس کا ایک ایک ورق پڑھا۔ ہمیں اسبات کی حسرت ہی رہی کہ اس میں کوئی ایک فقرہ ایسا مل جائے۔ جس سے شیخ حسام الدین صاحب کے انکشاف کی تائید ہوتی ہو۔ اس میں نہایت شدومد کے ساتھ اس بات کو ثابت کیا گیا تھا۔ کہ گورداسپور کا ضلع جس میں جماعت احمدیہ کا مرکز واقع ہے۔ حق و انصاف کی رو سے پاکستان میں ہی شامل ہونا چاہیئے اتنی تحقیق و تدقیق کے بعد قرآن کریم کے اس حکم کے ماتحت کہ لایجرمنکم شنان قوم علیٰ ان لا تعدلوا (تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس امر پر نہ اکسائے کہ تم عدل چھوڑ دو) ہم یہ نتیجہ کبھی نہیں نکال سکتے۔ کہ شیخ حسام الدین صاحب کے انکشاف کو صحیح تسلیم کر لیں۔ ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتے ہیں کہ اگر اس تحقیق کے دوران میں ہمیں ایک لفظ بھی ایسا مل جاتا۔ جس سے شیخ صاحب کے انکشاف کی تائید ہوتی۔ تو ہم اسے منظرِ عام پر لانے میں کوئی باک محسوس نہ کرتے۔ اور احرار ی زعماء کے ہمنوا بن کر اس غداری کو طشت از بام کرنے میں ہرگز کسی سے پیچھے نہ رہتے۔ بالآخر ہم نہایت ادب سے اپنے احراری زعماء کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ محض سنی سنائی باتوں پر ایمان لا کر عوام میں بدظنی پھیلانے کی کوشش نہ کریں۔ بے شک ایسا کرنے میں ان کی نیت نیک ہو سکتی ہے۔ لیکن تحقیق کئے بغیر ایسا اقدام کرنا جو ملت کے اندر انتشار پھیلانے کا موجب ہو۔ کسی صورت میں بھی پسندیدہ امر نہیں۔ وقت کی نزاکت اسبات کی مقتضی ہے کہ ملت کو انتشار سے بچایا جائے۔ اور اسبات کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ حضرت قائدِ اعظم کے قائم کردہ سیاسی اتحاد کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس نے پاکستان کا حصول ممکن بنایا۔ اور یقیناً اسی کے ساتھ پاکستان کی بقا اور اس کا استحکام وابستہ ہے۔ کیا ہم یہ امید کر سکتے ہیں کہ ہماری یہ دردمندانہ گذارش صدا بصحرا ثابت نہ ہو گی؟"

اعلان منجانب دارالقضاء

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم چوہدری اعظم علی صاحب سینئر سب جج نیمل پور کے ترکہ (نقدی وغیرہ) کی تقسیم کا معاملہ دارالقضاء میں آیا ہے۔ مرحومہ کے والدین اور خاوند موصوف نے مرحومہ کے سات نابالغ بچوں کے حق میں اپنے شرعی حصص سے دستبرداری دے دی ہے۔ سو اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر مرحومہ کے ذمہ کسی صاحب کا کوئی قرض واجب الادا ہو تو وہ ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ ورنہ بعد میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔ ناظم قضا سلسلہ احمدیہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹینڈر نوٹس

۱۔ والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی کے بورڈنگ ہاؤس میں یکم اپریل ۱۹۵۰ء تا ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء کے عرصہ کے دوران میں مندرجہ ذیل اشیاء کی بہم رسانی کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں۔

(ا)۔ اشیائے خوردنی۔ ایندھن۔ کوک وغیرہ جس میں ب سے د تک کی اشیاء شامل نہیں۔

(ب) دودھ

(ج) گھی خالص

(د) گوشت

۲۔ ٹینڈر جو دستخط کنندہ ذیل کو ۲۵ر فروری ۱۹۵۰ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ ۲۷ر فروری ۱۹۵۰ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح موقعہ پر حاضر ہو جانے والے ٹینڈر دہندگان کے سامنے کھولے جائیں گے۔

۳۔ علیحدہ علیحدہ ٹینڈر فارم معہ ضروری شرائط و ضوابط سپرنٹنڈنٹ صاحب والٹن ٹریننگ سکول کے دفتر سے بقیمت ایک روپیہ فی فارم ۳۰ر جنوری سے ۱۸ر فروری ۱۹۵۰ء تک ۹ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔

نوٹ۔ بذریعہ ڈاک طلب کرنے پر ہر فارم کی قیمت ایک روپیہ چھ آنے ہوگی۔

دستخط :- آصف حیات خان

سپرنٹنڈنٹ والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی

نادار دوستوں کو الفضل خرید کر دیجئے

احباب جماعت کو تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ چندہ ادا کر کے اپنے غریب اور مستحق دوستوں کے نام جو اخبار کا چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ اخبار جاری کرائیں۔ تاکہ انہیں بھی سلسلہ کے حالات کا علم ہوتا رہے۔ اور آپ کو ثواب ہو۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ایک نادر موقع

نارتھ ویسٹرن ریلوے کا وقت و کرایہ نامہ ایک لاجواب تصنیف ہے جس کی ہر چھ ماہ بعد ۲۰ اور ۳۰ ہزار کاپیاں شائع کی جاتی ہیں۔ یہ اشاعت اس قسم کی تمام مطبوعات سے زیادہ ہے۔ اس کتاب کو نہایت دیدہ زیب طریق پر دو زبانوں اُردو اور انگریزی میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ وہ ہر قبیل کے لوگوں تک پہنچ سکے۔

یہ کتاب صرف سفر کے ایام میں ہی پڑھی نہیں جاتی۔ بلکہ باقی چھ ماہ میں بھی زیر مطالعہ رہتی ہے۔ کیونکہ اس میں گاڑیوں کے اوقات آمد و رفت کے علاوہ صدہا قیمتی معلومات یعنی ریلوے کے قواعد و قوانین درج ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہ ذکر کرنا کافی ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ہر سال چھ کروڑ بیس لاکھ سے زیادہ لوگ سفر کرتے ہیں۔

اس میں اشتہار شائع کرانے کے نرخ نہائیت موزوں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

جگہ	انگریزی ایڈیشن — دونوں مطبوعات اپریل و اکتوبر	انگریزی ایڈیشن — کوئی ایک مطبوعہ اپریل یا اکتوبر	اُردو ایڈیشن — دونوں مطبوعات اپریل و اکتوبر	اُردو ایڈیشن — کوئی ایک مطبوعہ اپریل و اکتوبر
دوسرا صفحہ پورا	۱۰۰۰/ روپے	۵۵/- روپے	۷۵۰ روپے	۴۰۰/- روپے
〃 آدھا	۵۵۰/- 〃	۳۰۰/- 〃	۴۰۰/- 〃	۲۵۰/- 〃
تیسرا صفحہ پورا	۷۰۰/- 〃	۳۷۵/ 〃	۵۰۰/- 〃	۳۰۰/- 〃
〃 آدھا	۳۷۵/- 〃	۲۰۰/- 〃	۲۷۵/- 〃	۱۷۵/- 〃
چوتھا صفحہ پورا	۱۰۰۰/- 〃	۵۰۰/- 〃	۷۵۰/- 〃	۴۰۰/- 〃
〃 آدھا	۵۵۰/- 〃	۳۰۰/- 〃	۴۰۰/- 〃	۲۵۰/- 〃
عام صفحہ پورا	۲۷۵/- 〃	۱۵۰/- 〃	۲۰۰/- 〃	۱۲۵/- 〃
〃 آدھا	۱۵۰/- 〃	۸۵/- 〃	۱۰۰/- 〃	۶۵/- 〃

الف۔ ایک سطر اشتہار کی ایک صفحہ پہ اجرت — ۱۰/ روپے

ب۔ ایک سطر اشتہار کی ۲ دو صفحوں پہ اجرت — ۱۸/ روپے

ج۔ 〃 〃 〃 تین ۳ صفحوں پہ اجرت — ۲۴/ روپے

د۔ 〃 〃 〃 چار صفحوں پہ اجرت — ۲۸/ روپے

نوٹ ایک ہی وقت کے دونوں (انگریزی و اردو) وقت و کرایہ ناموں میں جو اشتہارات شائع ہوگا۔ اس کی اجرت میں پانچ صدی تخفیف (Rebate) دی جائے گی

ایک صفحہ کی قابل اشاعت جگہ ½۹ × ۶ ہے۔ اپریل کے مطبوعہ کیلئے آپ آج ہی جگہ مخصوص کرالیں:۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے
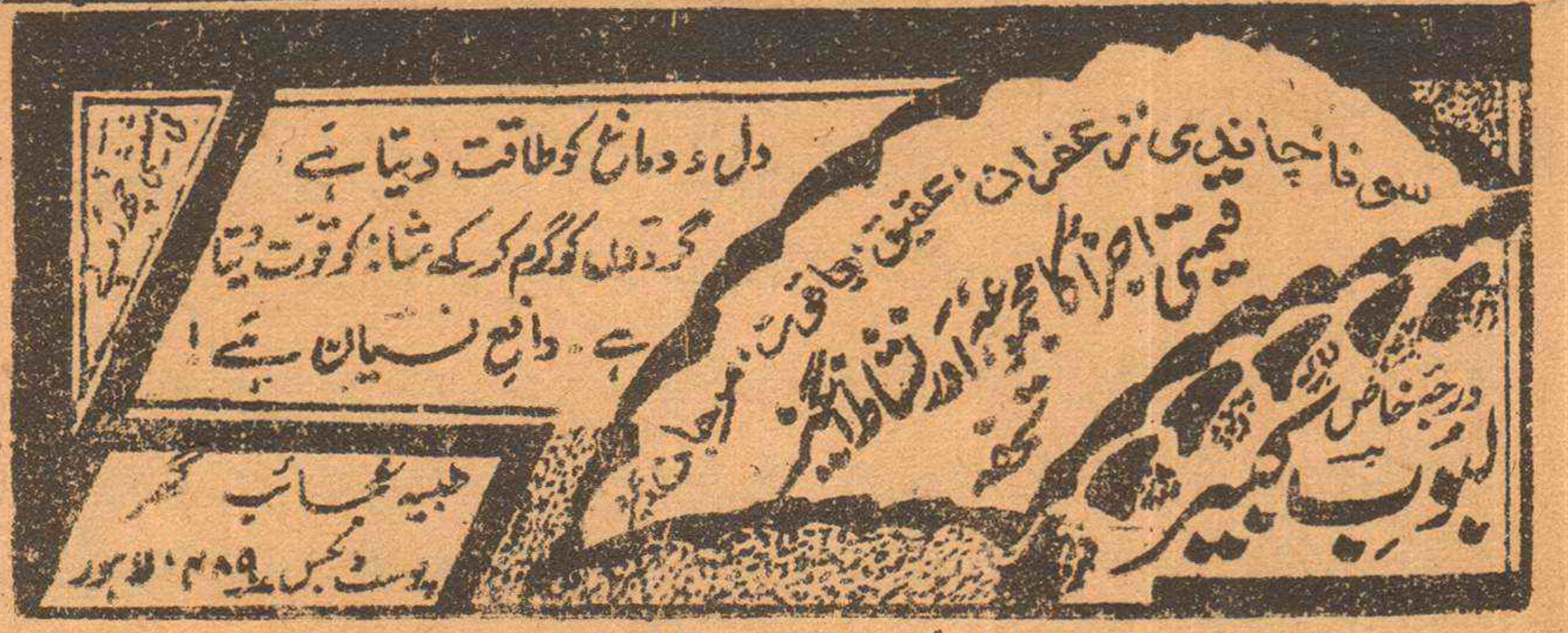
اسلام اور ملکیت زمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کی تازہ تصنیف

حجم ۷۶ صفحات —— قیمت اڑھائی روپے

ملنے کا پتہ: (۱) وکیل الدیوان ربوہ۔ ضلع جھنگ

(۲) لاہور کے احباب مکتبہ تحریک انارکلی لاہور سے طلب کریں

آپ کی سہولت کیلئے

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں ایک شعبہ شکایات قائم کردیا گیا ہے جو عوام کی شکایات کے متعلق کارروائی کریگا۔ ان شکایات میں ریلوے کے ملازموں کی ناشائستہ حرکات نامناسب سلوک۔ رشوت طلبی اور ناجائز بخشش کے متعلق بھی شکایات شامل ہیں

ریلوے سروس میں تساہل اور امکانی نقائص کا علاج سوچنے کے لئے

این۔ ڈبلیو۔ آر کا نظم و نسق بہت بے قرار ہے اور یہ مقصد سفر کرنے والے لوگوں اور تاجروں کے عملی تعاون کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا

اپنی مدد کیلئے ہماری مدد کیجئے

اور

اپنی شکایات و تجاویز مینجر (شکایات) این ڈبلیو۔ آر ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس

ایمپریس روڈ لاہور کو ارسال کیجئے!

سرہند ریلوے سٹیشن پر ڈاک گاڑی اور مال گاڑی میں تصادم

انبالہ ۳۰ جنوری۔ آج صبح سرہند ریلوے سٹیشن پر ۲۷ اپ کشمیر میل لائن سے اتری ہوئی مال گاڑی کے ڈبوں سے ٹکرا گئی۔ جس کی وجہ سے ۵۸ کے قریب مسافر ہلاک اور ۱۱۲ مجروح ہوئے۔ یہ حادثہ مشرقی پنجاب ریلوے کے سب سے بڑے حادثوں میں سے ہے۔ ہلاک شدگان میں سے ۳۰ اور مجروحین میں سے ۴۲ فوج سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حادثے کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جو چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ اور بڑے بڑے ریلوے افسروں پر مشتمل ہے۔ گورنمنٹ انسپکٹر آف ریلویز بھی عام تحقیقات میں حصہ لے گا۔

ڈاک گاڑی کے تین ڈبے (جن میں سے ایک فوجی عملے کے لئے مخصوص تھا) ایک دوسرے میں گھس گئے۔ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ انجن بری طرح الٹ گیا جس کی وجہ سے اسے سخت نقصان پہنچا۔ انجن ڈرائیور اور دو فائرمین ایسے بچے جیسے انہیں کسی نے معجزے کے ساتھ بچا لیا ہو۔ ڈرائیور انجن کے نیچے آ گیا تھا۔ لیکن اسے نجات دلا دی گئی۔

ریلوے افسر کا بیان ہے کہ یہ حادثہ آج صبح ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر عمل میں آیا۔ مال گاڑی سٹیشن سے روانہ ہونے والی تھی۔ لیکن اس کے سب سے پچھلے دو ڈبے لائن سے اتر گئے۔ جس کی وجہ سے وہ روانہ نہ ہو سکی۔ اور ڈاک گاڑی کا انجن ان سے بری طرح متصادم ہوا۔ مال گاڑی کے آخری دو ڈبوں میں کپاس بھری تھی۔ دونوں ڈبے پاش پاش ہو گئے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں لمبے ریشے کی امریکن کپاس کی کاشت

ڈھاکہ ۳۰ جنوری۔ آج مسٹر نور الامین وزیر اعظم مشرقی پاکستان نے کوآپریٹو بنک کا افتتاح کرتے ہوئے تاجروں اور کارخانہ داروں کو مشورہ دیا کہ وہ پاکستان کی اقتصادی حالت کی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔ آپ نے کہا کہ حکومت پاکستانی عوام کا معیار حیات بلند کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

اس موقع پر مشرقی بنگال کے وزیر امداد باہمی نے بھی تقریر کی۔ آپ نے اس امر کا انکشاف کیا کہ سیمن سنگھ کے علاقے میں لمبے ریشے کی امریکن کپاس کی تجربہ کے طور پر کاشت کی گئی تھی۔ چنانچہ یہ تجربہ بڑا کامیاب ثابت ہوا ہے۔ چٹاگام اور بعض دوسرے علاقوں میں امداد باہمی کے اصول پر کاشتکاری شروع کی گئی ہے۔ اور حالات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ طریقہ بھی کامیاب ثابت ہوگا۔ ان علاقوں میں زیادہ تر مہاجرین کاشت کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ امداد باہمی کے طریقے کو کامیاب بنانے کے لئے ایک انجمن بھی قائم کی گئی ہے۔ جس نے ۴ لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع کر کے گانٹھیں باندھنے والا کارخانہ خرید لیا ہے۔ جسے نرائن گنج میں لگایا جائے گا۔

انڈونیشیا کی طرف سے باغی کپتان کو صلح کی پیشکش

بندوئن ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ بندوئن کے انڈونیشی فوجی گورنر کرنل ایڈکین نے پچھلے ہفتے کے آخر میں کیپٹن ویسٹرلنگ کو باقاعدہ طور پر کھلی بات چیت کرنے کی پیش کش کی ہے آخر الذکر نے جواب دیا ہے کہ میں اسی صورت میں بات چیت کرنے پر آمادہ ہو سکتا ہوں کہ میری چند شرطیں بات چیت شروع کرنے سے پیشتر مان لی جائیں۔ لیکن غیر جانبدار مبصروں کا خیال ہے کہ حکومت انڈونیشیا ان شرطوں کو تسلیم نہیں کرے گی —— ویسٹرلنگ کی پیش کردہ شرائط حسب ذیل ہیں:۔

(۱) حکومت نے میری اور میرے ساتھیوں کی گرفتاری کا جو وارنٹ جاری کیا ہے اسے واپس لیا جائے۔
۲۔ ریاست پاسندان کے وزیر اعظم انور جو کردا میں نو کو دور کیا جائے۔
۳۔ دوسرے قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔

آج بندوئن میں اتنی کشیدگی موجود نہیں۔ جتنی کہ پہلے تھی۔ لیکن مغربی جاوا کی عام صورت حال بدستور خطرناک ہے۔ بندوئن میں ڈچ فوج کے لئے جو کرفیو آرڈر مقرر ہے۔ اس میں توسیع کر دی گئی ہے۔ لیکن شہر آبادی کے کرفیو آرڈر کے وقت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ بندوئن کے نواحی پہاڑوں میں ویسٹرلنگ کے دستوں اور اسلامی اور دوسرے چھاپہ مار دستوں کا اجتماع بدستور قائم ہے۔

لیبر وزارت پر چرچل کی تنقید

وڈ فورڈ اسیکس ۳۰ جنوری۔ مسٹر چرچل نے ایک انتخابی تقریر میں لیبر گورنمنٹ پر یہ الزام عاید کیا ہے کہ وہ بے پناہ روپیہ ہندوستان اور مصر بھیج رہی ہے حالانکہ برطانوی حکومت کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ ملکوں سے جرمن اور جاپانی حملوں کے مصارف وصول کرتا۔

مسٹر چرچل نے لیبر حکومت پر یہ الزام بھی عاید کیا کہ وہ امریکی سرمایہ کو فضول ضائع کر رہی ہے حالانکہ اس سرمایہ کی مدد سے ملکی صنعت اور اناج کی پیداوار کو مضبوط بنانے کی ضرورت تھی۔

صدر جمہوریہ انڈونیشیا ڈاکٹر عبد الرحیم سکارنو کا کراچی میں ورود

فضائی اڈہ پر پرتپاک خیر مقدم

کراچی ۳۰ جنوری:۔ ڈاکٹر عبد الرحیم سکارنو صدر جمہوریہ انڈونیشیا کل دو بجے بعد دوپہر وارد کراچی ہوئے۔ بیگم سکارنو آپ کی معیت میں تھیں۔ جونہی صدر جمہوریہ اپنے طیارے سے باہر آئے۔ الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے آپ سے مصافحہ کیا۔ انڈونیشیا کے مدار المہام ڈاکٹر ابراہیم اور مسز ابراہیم نے صدر جمہوریہ انڈونیشیا اور بیگم سکارنو کا حاضرین سے تعارف کرایا۔ اس موقع پر بلوچ رجمنٹ کے دستے نے گارڈ آف آنر کے فرائض سرانجام دیئے۔ بلوچ رجمنٹ کا بینڈ دھیمے سر میں بج رہا تھا۔ جو اصحاب صدر جمہوریہ انڈونیشیا اور بیگم سکارنو کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ ان میں مجلس وزرا کے ارکان مسٹر لیسف ہارون وزیر اعظم سندھ۔ چوہدری خلیق الزمان صدر آل پاکستان مسلم لیگ۔ ایران۔ ترکیہ۔ عراق۔ مصر۔ سعودی عرب۔ بلجیم۔ آسٹریلیا برما اور افغانستان کے سفرا اور بحریہ پاکستان کے کمانڈر بھی شامل تھے۔

جب ڈاکٹر سوکارنو اور ان کی بیگم صاحبہ موٹر کے ذریعے عازم گورنمنٹ ہاؤس ہونے لگے۔ تو ہوائی اڈے سے باہر شہریوں کے ایک اجتماع نے پاکستان زندہ باد اور انڈونیشیا زندہ باد کے نعرے لگائے ڈاکٹر صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ نے دوپہر کا کھانا گورنر جنرل کے ہاں کھایا۔

۱۰۰ کے قریب پاکستانی اور غیر ملکی نامہ نگاروں سے وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ انہیں ۵ منٹ تک صدر جمہوریہ انڈونیشیا سے بات چیت کرنے کا موقع دیا جائے گا لیکن انہیں ملاقات سے محروم رکھا گیا۔ لہذا وہ مایوس ہو کر ہوائی اڈے سے واپس چلے گئے۔

آج تیسرے پہر گورنر جنرل پاکستان نے ڈاکٹر سکارنو کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی دی جس میں مسٹر لیاقت علی خان بیگم لیاقت علی خان کابینہ پاکستان کے ارکان سندھ کے وزرا سفارتی نمائندے اعلیٰ سول اور فوجی افسر اور معززین شہر شریک ہوئے۔ رات کو مسٹر لیاقت علی خان اور بیگم لیاقت علی خان نے ڈاکٹر صاحب اور بیگم سوکارنو کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا۔

شاہ افغانستان کا عزم طہران

طہران ۳۰ جنوری:۔ شاہ افغانستان محمد ظاہر شاہ ۲۰ فروری کو نجی حیثیت میں طہران جا رہے ہیں جہاں وہ شاہ ایران محمد رضا پہلوی کے ذاتی مہمان ہوں گے

اجلاس جناب ملک محمد حمید صاحب پی سی ایس

افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

برکت ولد مولا داد قوم گوجر سکنہ گڑھی بابو تحصیل گجرات

بنام

جوندا مل۔ گوبند ارام۔ گنیش داس۔ گوپال۔ سکندر لال پسران چندا مل۔ مسماۃ مالن بیوہ لکھو۔ حویلی رام و دلیسراج پسران نند۔ بشمبر داس ولد دلویدیال اقوام کھتری سکنہ دولت نگر حال مشرقی پنجاب

فتح محمد۔ سردار۔ اشفاق پسران مولا داد۔ رحمت ولد سلطان علی اقوام گوجر سکنہ جیلیا لوالہ تحصیل پھالیہ

دعویٰ فک الرہن رقبہ موضع گڑھی بھاؤ تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی غیر مسلم سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلے گئے ہوئے ہیں۔ اور مسلم فریق ثانی حاضری سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۱۳/۲/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا کو پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

۲۴/۱/۵۰

دستخط حاکم ....

مہر عدالت ....

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ یکم فروری ۱۹۵۰ء سے اسٹیشنوں پر قلیوں کی اجرت حسب شق ۲ و ۳ ضمن ۱۹ جنرل رولز مندرجہ صفحہ ۶۴-۶۳ ریلوے ٹائم ٹیبل تبدیل کر کے ۳ آنے فی قلی فی پھیرا کر دی گئی ہے۔ اس کا اطلاق تمام نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ہوگا۔

جنرل منیجر (تجارتی) لاہور